Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم منگل

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۳۱/۶۶ | ۱۹ صفر ۱۳۹۷ھ ۸ تبلیغ ۱۳۵۶ ہش ۸ فروری ۱۹۷۷ء | نمبر ۳۱

## اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۸ تبلیغ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

معدہ میں سوزش اور جلن کی تکلیف ہے

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

---

ربوہ ۸ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ :-

بے چینی اور ضعف کی شکایت ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین ٭

## "مشاہداتِ ایران"

محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل آج مورخہ ۸ فروری بروز منگل بعد نماز مغرب جامعہ ہال میں مجلس طلبائے سابق جامعہ احمدیہ کے زیرِ اہتمام اپنے سفرِ ایران کے دلچسپ اور معلومات افزا واقعات بیان فرمائیں گے۔ احباب سے شمولیت کی درخواست ہے۔

لئیق احمد طاہر
جنرل سیکرٹری مجلس طلبائے سابق
جامعہ احمدیہ

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# خدا تعالیٰ کی راہ میں کھونے والوں کو سب کچھ دیا جاتا ہے

## وہ نہیں مرتے جبتک وہ اس سے کئی چند نہ پالیں جو انہوں نے خدا کی راہ میں دیا ہے

"دیکھو دُنیا ایک فانی چیز ہے مگر اس کی لذّت بھی اسی کو ملتی ہے جو اس کو خدا کے واسطے چھوڑتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کا مقرب ہوتا ہے خدا تعالیٰ دُنیا میں اس کے لئے قبولیت پھیلا دیتا ہے۔ یہ وہی قبولیت ہے جس کے لئے دُنیادار ہزاروں کوششیں کرتے ہیں کہ کسی طرح کوئی خطاب مل جاوے یا کسی عزّت کی جگہ یا دربار میں کرسی ملے اور کرسی نشینوں میں نام لکھا جاوے۔ غرض تمام دُنیوی عزّتیں اسی کو دی جاتی ہیں اور ہر دل میں اسی کی عظمت اور قبولیت ڈال دی جاتی ہے جو خدا تعالیٰ کے لئے سب کچھ چھوڑنے اور کھونے پر آمادہ ہو جاتے ہیں نہ صرف آمادہ بلکہ چھوڑ دیتے ہیں۔ غرض یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے واسطے کھونے والوں کو سب کچھ دیا جاتا ہے اور وہ نہیں مرتے جب تک وہ اس سے کئی چند نہ پالیں جو انہوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں دیا ہے۔ خدا تعالیٰ کسی کا قرض اپنے ذمّہ نہیں رکھتا مگر افسوس یہ ہے کہ ان باتوں کو ماننے والے اور ان کی حقیقت پر اطلاع پانے والے بہت ہی کم لوگ ہیں۔ ہزاروں اہلِ صدق و وفا گزرے ہیں مگر کسی نے نہ دیکھا ہوگا اور نہ کسی نے سُنا ہوگا کہ وہ ذلیل و خوار ہوئے ہوں۔ دُنیوی امور میں اگر وہ نہایت درجہ کی ترقی کرتے تو زیادہ سے زیادہ تین چار آنے کی مزدوری کر لیتے اور کسمپرسی اور گمنام لوگوں میں سے ہوتے مگر جب انہوں نے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں لگایا تو خدا تعالیٰ نے ان کو ایسا کیا کہ تمام دُنیا میں نامآور بن گئے اور ان کی عزّت و عظمت دلوں میں بٹھائی گئی اور اب ان کے نام ستاروں کی طرح چمکتے ہیں۔"

(الحکم ۱۰ مئی ۱۹۰۳ء)

## صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

### انفاق فی سبیل اللہ کی استعداد بڑھائیے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انفاق فی سبیل اللہ کی استعداد کو بڑھانے کے لئے تین گُر بیان فرمائے ہیں :-

(۱) اپنی آمد کو مزید محنت سے بڑھانے کی کوشش کیجئے۔

(۲) سادہ زندگی اختیار کیجئے۔

(۳) جذبۂ ایثار میں اضافہ کیجئے۔

اگر آپ ان زرّیں نصائح پر عمل کریں گے تو آپ کو صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدوں کی ادائیگی میں کبھی دِقت نہ ہوگی۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

پبلشر :- مسعود احمد ٭ پرنٹر :- سید عبد الحی ٭ مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت :- دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۸ر تبلیغ ۱۳۵۶ ہش

۸ر فروری ۱۹۷۷ء

# صداقتِ ماُمورین کی ایک عملی دلیل

جتنے بھی مامورینِ الٰہی دُنیا میں آئے ان کے آنے کی ایک ہی غرض تھی کہ وہ لوگوں کو خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی صفات پر زندہ ایمان اور یقین سے مالا مال کریں اور انہیں گناہ آلود زندگی سے نجات دلائیں۔ افضل الانبیاء خاتم النبیین رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی بھی یہی غرض تھی کہ آپ پوری نوعِ انسانی کو خدا کی طرف واپس لائیں اور انہیں گناہ آلود زندگی سے نجات دلا کر حقیقی معنوں میں سابق بالخیرات بنائیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مخاطب کرکے آپؐ کی بعثت کی غرض بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ۝

(الشوریٰ آیت ۵۴)

ترجمہ:۔ اور تُو یقیناً لوگوں کو سیدھے راستہ کی طرف لا رہا ہے اُس اللہ کے راستہ کی طرف جو اس کا بھی مالک ہے جو آسمانوں میں ہے اور اس کا بھی جو زمین میں ہے۔ سنو! سب باتیں خدا ہی کی طرف جاتی ہیں (یعنی تمام باتوں کی ابتداء اور انجام خدا ہی کے ہاتھ میں ہے)

اور لوگوں کو خدا کی طرف واپس لانے کی غرض یہ بیان فرمائی کہ تا آپؐ لوگوں کو گناہوں سے بچا کر نیکیاں بجالانے کے قابل بنائیں اور ان کے نفوس کا ایسا تزکیہ کریں کہ وہ روحانی بلندیوں کو طے کرتے چلے جائیں۔ چونکہ آپؐ کے ذریعہ لوگوں کی زندگیوں میں ایک عظیم الشان انقلاب رونما ہو رہا تھا اِس لئے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی بعثت کو مومنوں پر ایک عظیم الشان احسان قرار دیتے ہوئے فرمایا:۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

(آل عمران آیت ۱۶۵)

ترجمہ:۔ اللہ نے یقیناً مومنوں پر احسان کیا ہے جبکہ اس نے ان میں انہی کے درمیان سے ایک رسول بھیجا ہے۔ وہ انہیں اس کے نشان پڑھ کر سناتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اور وہ (اس سے) پہلے یقیناً کھلی (کھلی) گمراہی میں (پڑے ہوئے) تھے۔

آپؐ کا لوگوں کو گناہ آلود زندگی سے نجات دلا کر انہیں پاک کرنا اور سابق بالخیرات بنانا آپؐ کی صداقت کی ایک زبردست دلیل تھی۔ کیونکہ ایک ایسے زمانہ میں جبکہ لوگ خدا سے برگشتہ ہو کر قسم ہا قسم کے گناہوں میں پھنسے ہوئے ہوں اور معصیت نوازی ان کا شیوہ بن چکا ہو لوگوں کی زندگیوں میں وہی بندۂ اخص انقلاب لا سکتا ہے جسے خود خدا نے اس کام پر مامور کیا ہو اور اس نے ایک مہتم بالشان ثبوت کے طور پر اسے قوتِ قدسیہ سے بہرہ یاب فرمایا ہو۔

پھر جہاں مامور من اللہ کا اپنی قوتِ قدسیہ کے ذریعہ ایمان لانے والوں کی زندگیوں میں پاک تبدیلی لانا اور انہیں گناہوں کی دلدل میں سے نکال کر ہدایت کی سیدھی اور ہموار راہ پر چلانا اُس کی صداقت کی ایک زبردست دلیل ہوتی ہے وہاں ساتھ ہی ایک اور عملی اور واقعاتی دلیل دن بدن نمایاں اور روشن ہو کر اُس کی صداقت کو روزِ روشن کی طرح عیاں کر رہی ہوتی ہے اور وہ دلیل یہ ہوتی ہے کہ ایک طرف مومن مامور من اللہ پر ایمان لانے کے نتیجہ میں نیکیوں اور سلامت روی میں برابر ترقی کر رہے ہوتے ہیں جبکہ دوسری طرف مامور من اللہ کی تکذیب کرنے اور مخالفت میں حد سے زیادہ بڑھنے والے گناہوں میں اور زیادہ بڑھ رہے ہوتے ہیں۔ اپنی دانست میں نیکی کی راہ اختیار کرنے میں ان برخود غلط لوگوں کی تمام کوششیں رائیگاں جاتی ہیں جتنی زیادہ وہ باہم نیکی کی تلقین کرتے ہیں اتنی ہی تیزی اور برق رفتاری سے ان میں بُرائیاں پھیلتی چلی جاتی ہیں۔ ان کی وہی حالت ہوتی ہے جس طرح بند ٹوٹنے کے نتیجہ میں رُکا ہوا پانی سیلاب کی صورت میں بہہ نکلتا ہے اور وسیع علاقہ کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے یہاں تک کہ اُسے روکنے کی تمام کوششیں بے نتیجہ ثابت ہوتی ہیں اور لوگ اسے روکنے یا اس کا زور توڑنے میں بے بس ہو کر رہ جاتے ہیں۔

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت بھی ایسا ہی ہوا جہاں آپؐ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آنحضورؐ کی عدیم النظیر قوتِ قدسیہ کے زیرِ اثر ایمان میں ترقی کرتے اور اس کے طیب وشیریں ثمرات سے بہرہ ور ہوتے چلے گئے وہاں دوسری طرف کفارِ مکہ جو پہلے ہی گناہوں میں ملوث چلے آ رہے تھے اور بھی زیادہ رجس میں بڑھتے چلے گئے چنانچہ اللہ تعالیٰ نیکیاں بجالانے میں مومنوں کی اِس خاص کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ۝

(محمد آیت ۱۸)

ترجمہ:۔ اور وہ لوگ جو کہ ہدایت پاتے ہیں اللہ ان کو ہدایت میں زیادہ کرتا جاتا ہے۔

اِس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ کافروں کے گناہوں میں بڑھنے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَھُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِھِمْ ۭ اِنَّمَا نُمْلِيْ لَھُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ وَلَھُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝

(آل عمران آیت ۱۷۹)

ترجمہ:۔ اور جو لوگ کافر ہیں وہ ہرگز یہ نہ سمجھ لیں کہ ہمارا انہیں ڈھیل دینا ان کی ذات کے لئے بہتر ہے۔ ہم جو انہیں ڈھیل دیتے ہیں تو اس کا نتیجہ صرف (ان کا) گناہوں میں بڑھ جانا ہوگا اور ان کے لئے رُسوا کر دینے والا عذاب (مقدر) ہے۔

الغرض مومنوں کے نیکیوں اور تقویٰ میں ترقی کرنے اور اس کے بالمقابل کافروں کے گناہوں میں بڑھتے چلے جانے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت عملاً اس شان سے آشکار ہوئی کہ سعید الفطرت انسان متاثر ہوئے بغیر نہ رہے اور وہ کفار کی شدید مخالفت کے باوجود رفتہ رفتہ حق کی طرف کھنچے چلے آئے اور کفار کی طرف سے انتہائی شدید مخالفت وعداوت اور تعذیب کی دھمکیاں انہیں قبولِ حق سے باز نہ رکھ سکیں۔

## قطعات

حضرتِ محترم غلام فرید ٭ دے گئے ہم کو غم غلام فرید
حیف صد حیف ہو گئے رخصت ٭ سُوئے ملکِ عدم غلام فرید
عمر بھر کر کے خدمتِ قرآں ٭ کر گئے حق ادا غلام فرید
خادمِ قوم و خادمِ اسلام ٭ خادمِ مصطفےٰؐ غلام فرید
صاف و شفاف مثلِ آئینہ ٭ جبکہ تھا سینۂ غلام فرید
رفعتیں [illegible] کیوں انہیں حاصل ٭ عشق تھا زینۂ غلام فرید
تھے جو گنجان، سبز اور شاداب ٭ اِک تناور شجر غلام فرید
ہو کے پا برگ و بار افزوں تر ٭ لائے شیریں ثمر غلام فرید
ہے خزاں سے بفضلہٖ محفوظ ٭ لالہ زارِ ملک غلام فرید
ہے جو انگلش میں خوب تر تفسیر ٭ یادگارِ ملک غلام فرید
ہو گئی آج زندۂ جاوید ٭ داستانِ ملک غلام فرید
تاقیامت بھی مٹ نہیں سکتا ٭ اب نشانِ ملک غلام فرید

(قیس مینائی کاشف لاج [illegible] آباد۔ کراچی ۳۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خلافت راشدہ پر اہم اعتراضات اور اُن کے جوابات

محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل سیکرٹری حدیقۃ المبشرین ربوہ
(ایم)

## حضرت ابوبکرؓ خلافت کی تقرری خدا تعالیٰ کی طرف سے سمجھتے تھے

پھر خود خلفاء راشدین کا بھی یہی نظریہ تھا کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور اس عالی منصب پر تقرری دراصل خدا تعالیٰ کی ہی طرف سے ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک موقعہ پر یہ اعلان فرمایا:۔

وقد استخلفنی اللہ علیکم خلیفۃ لیجمع بہ الفتکم ویقیم بہ کلمتکم۔

(دائرۃ المعارف مطبوعہ مصر جلد ۳ صفحہ ۷۵۸)

کہ خدا نے مجھے تم پر خلیفہ مقرر کر دیا ہے تاکہ تمہاری باہم الفت و اخوت کے ذریعہ شیرازہ بندی ہو اور اس کے ذریعہ تمہارا کلمہ قائم رہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو تو علم تھا کہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد لوگوں کا اجتماع ہوا۔ آپس میں بحث و تمحیص بھی ہوئی مشورہ بھی ہوا اور پھر صحابہؓ نے اتفاق رائے کر کے آپ کی بیعت خلافت کی باایں ہمہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خدا تعالیٰ کے محبوب رسول کا محبوب ساتھی اور دکھ سکھ میں ساتھ رہنے والا سب سے اوّل ایمان لانے والا، خدائی حکمتوں اور باتوں کو خدا تعالیٰ اور رسول کے بعد سب سے زیادہ سمجھنے والا یہ اعلان کرتا ہے کہ قد استخلفنی اللہ علیکم کہ خدا تعالیٰ نے مجھے تم پر خلیفہ مقرر کر دیا ہے۔ نہیں کہا کہ تم نے مجھ پر احسان کیا اور خلیفہ بنایا بلکہ فرماتے ہیں تو یہ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے خلیفہ بنا کر تم پر مقرر کر دیا ہے

## حضرت عمرؓ بھی اس یقین پر قائم تھے

اب آگے چلئے! حضرت عمرؓ کا کیا مذہب تھا۔ حضرت عمرؓ نے ایک موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

من اراد ان یسئل عن المال فلیاتنی فانہ جعلنی خازناً و قاسماً۔

(تاریخ عمر بن الخطاب صفحہ ۸۶)

جس شخص کا مال کے متعلق سوال کرنا ہو تو وہ میرے پاس آئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خلیفہ بنا کر قوم کے مال کا خازن مقرر فرما دیا ہے اور اس کو تقسیم کرنے کا حق مجھے بخشا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس فرمان سے ظاہر ہے کہ وہ اس یقین پر قائم تھے کہ خلافت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے اور یہ کہ انہیں خدا تعالیٰ نے خلیفہ مقرر فرمایا ہے اور کسی انسان نے انہیں خلیفہ نہیں بنایا

## حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مذہب

پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا بھی یہی مذہب تھا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

(۱) ثم استخلف اللہ ابابکر فواللہ ما عصیتہ ولا غششتہ۔

(بخاری کتاب الھجرۃ الحبشۃ)

پھر خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکرؓ کو خلیفہ مقرر فرمایا اور خدا تعالیٰ کی قسم میں نے ان کی پوری پوری اطاعت کی۔ میں نے نہ تو کبھی ان کی نافرمانی کی اور نہ ہی کبھی ان کو دھوکہ دیا۔

۲۔ باغیانِ خلافت نے جب فتنہ پردازیوں کو انتہا تک پہنچا دیا اور خلافت کے مقدس منصب کو نوچنے پر کمربستہ ہو گئے اور حضرت عثمانؓ سے مطالبہ کیا کہ وہ خلافت سے الگ ہو جائیں تو خدا کے اس محبوب بندے نے بڑے زور اور پوری قوت سے ان کے اس ناجائز اور خلافِ اسلام مطالبہ کو ٹھکرا دیا اور فرمایا۔

ماکنت لاخلع سربالا سربلنیہ اللہ تعالیٰ عزوجل۔

(طبری جلد ۵ صفحہ ۱۲۱)

میں کبھی بھی اس ردائے خلافت کو جو عزت و جلال والے خدائے برتر و توانا نے مجھے پہنائی ہے نہیں اتاروں گا دیکھئے اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا یہ مذہب ہوتا اور اسلام کی رو سے اگر وہ یہ سمجھتے تھے کہ خلافت اللہ تعالیٰ کا عطیہ نہیں بلکہ انسانوں کا عطیہ ہے تو فوراً اپنی جان بچاتے اور ردائے خلافت کو اتار کر ان فتنہ پردازوں کے حوالہ کر دیتے لیکن انتہائی خطرہ کی حالت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا اس جرأت سے یہ اعلان کرنا کہ مجھے خدا نے خلیفہ بنایا ہے میں اسکی قدر کرتا ہوں اور اس کی بے حرمتی کا مرتکب نہیں ہو سکتا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ آپ علیٰ وجہ البصیرت اس ایمان پر قائم تھے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے نہ کہ انسان۔

## حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اعتقاد

حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی اسی اعتقاد پر قائم تھے کہ جب شوریٰ سے خلیفہ منتخب ہو جائے تو اس تقرری اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھی جائیگی چنانچہ آپ نے امیر معاویہ کے نام اپنے ایک خط میں تحریر فرمایا:۔

انہ بایعنی القوم الذین بایعوا ابابکر و عمر و عثمان علی ما بایعوھم علیہ فلم یکن للشاھد ان یختار ولا للغائب ان یرد انما الشوریٰ للمھاجرین والانصار فان اجتمعوا علی رجل و سموہ اماماً کان ذلک رضیً"

(نہج البلاغہ جلد ۲ مطبوعہ مصر)

یعنی میری بیعت ان لوگوں نے کی ہے جنہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کی تھی اور اسی طریق پر کی ہے جس طریق پر ان کی کی تھی اب جو حاضر ہے اس کو پیچھے رہنے کا اختیار نہیں اور جو موجود نہیں اسے رد کرنے کا حق نہیں۔ شوریٰ مہاجرین اور انصار کی ہوتی ہے جب وہ ایک شخص کے انتخاب پر متفق ہو جائیں اور اسے امام مقرر کر لیں تو یہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کی دلیل ہے۔

یہ اقتباس بھی اس بات کی واضح دلیل ہے کہ خلفاء کا انتخاب اگرچہ مومنوں کے ذریعہ ہوتا ہے لیکن وہ مشیت الٰہی کے آلہ کار ہوتے ہیں اور دراصل یہ انتخاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ہوتا ہے۔

## حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نظریہ

حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصریحات سے بھی جو اس زمانہ کے مامور اور بطور حکم و عدل خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوئے یہی معلوم ہوتا ہے کہ خلیفہ بنانا انسانوں کا کام نہیں بلکہ یہ خاصۃً اللہ تعالیٰ کا کام ہے ایک دفعہ آپ کی خدمت میں کسی شخص نے یہ سوال پیش کیا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے بعد کیوں کسی خلیفہ کے متعلق وصیت نہ کر دی؟ تو اس سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا:۔

"اس میں بھید تھا کہ آپ کو خوب علم تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرمائے گا کیونکہ یہ خدا کا ہی کام ہے اور خدا کے انتخاب میں کوئی نقص نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس کام کے واسطے خلیفہ بنایا اور سب سے اوّل حق انہی کے دل میں ڈالا"

(الحکم ۱۴ اپریل ۱۹۰۸ء)

خلافت کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نقطہ نظر کی مزید وضاحت حضور اقدس کی مندرجہ ذیل عبارت سے بخوبی ہو جاتی ہے۔

"سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اسلئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی ہے (حضور نے الہامِ الٰہی سے اپنی وفات کے متعلق جماعت کو آگاہ فرمایا تھا۔ ناقل) غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا۔ تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے پاس رہے گی۔

(الوصیت ص۶)

اس عبارت میں قدرت ثانیہ سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک خلافت ہی ہے۔ چنانچہ رسالہ "الوصیت" میں آپ تحریر فرماتے ہیں:-

"جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔"

(الوصیت ص۶)

حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی اس تحریر سے ثابت ہے کہ اول آپ کے نزدیک قدرت ثانیہ سے مراد خلافت ہے جو نبی کی وفات کے بعد قائم ہوتی ہے دوسرے اس خلافت کا قیام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور اس منصب پر جو فائز ہوتا ہے اسے خدا تعالیٰ اپنے خاص تصرف اور منشاء سے فائز کرتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا خلیفہ ہوتا ہے۔

## حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء کا موقف

ہماری جماعت کے لئے جہاں قرآن و حدیث حجت ہیں وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے خلفاء کے ارشادات و ہدایات بھی سند ہیں اور خود حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی حجۃ الوداع کے وعظ میں اسی بات کی ہدایت فرمائی کہ میرے خلفائے راشدین کی ہدایات اور ان کے طریق کار کو اپنانا اور اسے مضبوطی سے پکڑے رکھنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء کا اس بارہ میں کیا مذہب ہے؟ جو آیت استخلاف کی رو سے مقام خلافت پر فائز ہوئے اور رشد و ہدایت کی بنیاد پر اپنے فرائض کو ادا کرتے رہے سب سے پہلے سیدنا حضرت مولانا حکیم نور الدین رضی اللہ عنہ کے رشد و ہدایت سے بھرپور اور حق و صداقت سے معمور کلمات پر غور فرمائیے آپ فرماتے ہیں اور کس فیصلہ کن انداز میں فرماتے ہیں:-

(۱) "میں نے پہلی بار بھی کہا ہے اور قرآن مجید سے دکھایا ہے کہ خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا کام ہے آدم کو خلیفہ بنایا کس نے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انی جاعل فی الارض خلیفۃ"

(بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

پھر آپ نے فرمایا:-

(۲) "میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے بھی خدا نے خلیفہ بنایا ہے جس طرح پر آدم، ابوبکر اور عمر کو خدا تعالیٰ نے خلیفہ بنایا"

(بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

(۳) "مجھے اگر خلیفہ بنایا ہے تو خدا نے بنایا ہے اور اپنے مصالح سے بنایا ہے۔ خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ کو کوئی طاقت معزول نہیں کر سکتی۔ . . . . . . جھوٹا ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ ہم نے خلیفہ بنایا ہے"

(الحکم ۲۱ جنوری ۱۹۱۴ء)

(۴) پھر آپ نے آئندہ کے متعلق فرمایا:-

"پس جب میں مر جاؤں گا تو پھر وہی کھڑا ہوگا جس کو خدا چاہے گا اور خدا اس کو آپ کھڑا کر دے گا۔"

"تم نے میرے ہاتھوں پر اقرار کئے ہیں۔ تم خلافت کا نام نہ لو۔ مجھے خدا نے خلیفہ بنا دیا ہے اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے۔"

(بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے بھی اسی عقیدہ اور ایمان کو درست سمجھا۔ آپ اپنے ایک مکتوب میں حلفیہ بیان دیتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے قبضہ میں جزاء و سزا ہے اور ذلت و عزت ہے کہ میں اس کا (خدا تعالیٰ کا) مقرر کردہ خلیفہ ہوں۔"

(مکتوب ۱۹۲۷ء)

اس واضح اعلان کے بعد آپ ۳۸ سال زندہ رہے اور غیر معمولی کامیابیوں اور کامرانیوں سے بتائید ایزدی نوازے گئے

## گذشتہ صلحاء امت کا موقف

گذشتہ صلحاء امت بھی یہی عقیدہ رکھتے تھے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور انہوں نے معترضین کے اس اعتراض کو ہمیشہ کے لئے بے حقیقت اور بے معنی قرار دیا کہ چونکہ انسانوں کے ذریعہ خلیفہ منتخب ہوتا ہے اسے خلیفۃ اللہ کہنا یا یہ کہنا کہ اسے خدا نے خلیفہ بنایا ہے درست نہیں۔ ان بزرگان امت نے بھی اسی حقیقت کا برملا اعلان کیا کہ اگرچہ بظاہر لوگوں کے ذریعہ خلیفہ کا انتخاب عمل میں آتا ہے لیکن ان کے دلوں میں الہام خدا کی طرف سے ہی کیا جاتا ہے کہ فلاں شخص اس مقام اور منصب پر فائز ہونے کا اہل ہے۔

چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی جو بڑے پایہ کے بزرگ تھے اپنے وقت کے مجدد اور عالم اسلام کے عظیم مفکر تھے فرماتے ہیں:

"آیت لیستخلفنھم کے معنے یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ خلفاء مقرر فرماتا ہے جب اصلاح عالم کے لئے کسی خلیفہ کی ضرورت سمجھتا ہے تو لوگوں کے دلوں میں الہاماً ڈال دیتا ہے کہ وہ ایسے شخص کو خلیفہ منتخب کریں جسے خدا تعالیٰ خلیفہ بنانا چاہتا ہے"

(ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء جلد ا صفحہ ...)

ان تمام مسلمات کی رو سے جو اس وقت خاکسار نے آپ کی خدمت میں پیش کئے ہیں یہ بات واضح ہو جاتی ہے اور اس میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہتی کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہی بتایا ہے۔ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین اور صحابہ کرام اور بزرگان سلف اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کرام کا متفقہ مذہب یہی ہے کہ ہر سچے خلیفہ کے انتخاب میں در اصل خدا تعالیٰ کا مخفی ہاتھ کام کرتا ہے۔ اور صرف وہی شخص خلیفہ بنتا ہے اور بن سکتا ہے۔ جسے خدا تعالیٰ کی ازلی تقدیر اس کام کے لئے پسند کرتی ہے اور اس کے سوائے کسی کی مجال نہیں کہ مسند خلافت پر قدم رکھنے کی جرأت کر سکے اس حقیقت آسا اور واضحہ کی طرف جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے حضرت مصلح موعود خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

(۱) "خوب یاد رکھو کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور جھوٹا ہے وہ انسان جو کہتا ہے کہ خلیفہ انسانوں کا مقرر کردہ ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول اپنی خلافت کے زمانہ میں متواتر اس مسئلہ پر زور دیتے رہے کہ خلیفہ خدا مقرر کرتا ہے نہ کہ انسان۔ اور در حقیقت قرآن شریف کا غور سے مطالعہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ ایک جگہ بھی خلافت کی نسبت انسانوں کی طرف نہیں کی گئی بلکہ ہر قسم کے خلفاء کی نسبت اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ انہیں ہم بناتے ہیں۔"

(کون ہے جو خدا کے کام روک سکے)

پھر آپ نے اپنی مشہور تفسیر "تفسیر کبیر" میں لکھا:-

(۲) "خلیفہ خدا بناتا ہے یعنی اس کے بنانے میں انسانی ہاتھ نہیں ہوتا بلکہ بعض دفعہ تو ایسے حالات میں خلیفہ بنتا ہے جبکہ اس کا خلیفہ ہونا بظاہر ناممکن سمجھا جاتا ہے چنانچہ قرآن کریم کے یہ الفاظ وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت خود ظاہر کرتے ہیں کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے کیونکہ جو وعدہ کرتا ہے وہی دیتا بھی ہے . . . نہ یہ کہ وعدہ تو وہ کرے اور اسے پورا کوئی اور کرے"

(تفسیر کبیر)

میں نے قدرے وضاحت کے ساتھ اس اعتراض کا جواب اس لئے دیا ہے کہ در اصل بنیادی اہمیت کا اعتراض یہی ہے جو منکرین خلافت یا ایسے لوگوں کی طرف سے نظام خلافت پر کیا جاتا ہے جو آزادی پسند یا جمہوریت کے نام نہاد اصولوں اور کھوکھلے نظریات کے گرویدہ ہیں۔ اگر یہ بات سمجھ میں آجائے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے تو باقی تمام اعتراضات خود بخود حل ہو جاتے ہیں اس کے باوجود خاکسار نے چند اور اعتراض اور ان کے جوابات بھی اس مضمون میں شامل کئے ہیں جو بعض حلقوں اور طبقات کی طرف سے بڑے زور سے پیش کئے جاتے ہیں۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# فہرست چندہ دہندگان برائے علاج نادار مریضاں فضل عمر ہسپتال ربوہ

## بابت ماہ دسمبر ۱۹۷۶ء

(۳)

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۹۳- | چوہدری سردار خان صاحب دارالرحمت ربوہ | | ۵۰ — ۰۰ |
| ۹۴- | شیخ فاضل محمود صاحب | اوکاڑہ | ۱۵ — ۰۰ |
| ۹۵- | نذیر احمد صاحب | 〃 | ۵۰ — ۰۰ |
| ۹۶- | شیخ فضل محمد، نذیر احمد صاحبان | اوکاڑہ | ۱۰ — ۰۰ |
| ۹۷- | کیپٹن محمود احمد صاحب | 〃 | ۱۰ — ۰۰ |
| ۹۸- | میجر ظفر علی صاحب | 〃 | ۱۰ — ۰۰ |
| ۹۹- | بذریعہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ | | ۱۰۱ — ۰۰ |
| ۱۰۰- | سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ نوکوٹ | | ۲۰ — ۰۰ |
| ۱۰۱- | عبداللطیف خان صاحب چاہ بھاگو والہ ملتان | | ۱۰ — ۰۰ |
| ۱۰۲- | منصورہ خانم صاحبہ بنت عبدالمجید خان صاحب دارالنصر غربی ربوہ | | ۱۰۰ — ۰۰ |
| ۱۰۳- | صلاح الدین صاحب دفتر وصیت ربوہ بحساب میاں عبدالرحیم صاحب مرحوم برادر نسبتی۔ | | ۱۰۰ — ۰۰ |
| ۱۰۴- | میجر سید سعید احمد صاحب لاہور چھاؤنی | | ۲۰ — ۰۰ |
| ۱۰۵- | سلیم احمد شاہ صاحب دارالیمن ربوہ | | ۱۰ — ۰۰ |
| ۱۰۶- | عبدالخالق صاحب سیکرٹری مال شیخوپورہ منجانب راحت عنایت صاحبہ | | ۲۰ — ۰۰ |
| ۱۰۷- | اخوند فیاض احمد صاحب محمد نگر | لاہور | ۱۰ — ۰۰ |
| ۱۰۸- | بیگم صاحبہ 〃 | 〃 〃 〃 | ۱۰ — ۰۰ |
| ۱۰۹- | عبدالمومن خان صاحب | لاہور چھاؤنی | ۱۰ — ۰۰ |
| ۱۱۰- | ثریا رحمٰن صاحبہ | 〃 | ۱۰۰ — ۰۰ |
| ۱۱۱- | خالد داؤد انور صاحب | 〃 | ۱۰ — ۰۰ |
| ۱۱۲- | نعیم احمد صاحب ابن عبدالقیوم صاحب نیلہ گنبد لاہور | | ۱۰ — ۰۰ |
| ۱۱۳- | شیخ مبارک محمود صاحب پانی پتی | 〃 〃 | ۱۰ — ۰۰ |
| ۱۱۴- | میاں محمد شریف صاحب | 〃 〃 | ۱۰ — ۰۰ |
| ۱۱۵- | امتیاز احمد صاحب | سمن آباد 〃 | ۱۰ — ۰۰ |
| ۱۱۶- | ڈاکٹر طارق احمد صاحب چوہدری | 〃 〃 | ۱۰ — ۰۰ |
| ۱۱۷- | خالد سیف اللہ صاحب | 〃 〃 | ۲۰ — ۰۰ |
| ۱۱۸- | مرزا بشارت احمد صاحب | اسلامیہ پارک 〃 | ۱۰ — ۰۰ |
| ۱۱۹- | باقر خان صاحب | 〃 〃 | ۱۰ — ۰۰ |
| ۱۲۰- | انیسہ بیگم صاحبہ | 〃 〃 | ۱۰ — ۰۰ |
| ۱۲۱- | شبنم جمیل صاحبہ | 〃 〃 | ۳۰ — ۰۰ |
| ۱۲۲- | اہلیہ صاحبہ چوہدری ناصر احمد صاحب | 〃 〃 | ۱۵ — ۰۰ |
| ۱۲۳- | شیخ رفیق احمد صاحب لیبیا | دارالذکر 〃 | ۱۰ — ۰۰ |
| ۱۲۴- | ملک عبدالحی خان صاحب | سول لائن 〃 | ۲۰ — ۰۰ |
| ۱۲۵- | ظہور اقبال بیگم صاحبہ | 〃 〃 | ۱۰ — ۰۰ |
| ۱۲۶- | شیخ محمود حسن صاحب احمدی | 〃 〃 | ۵۰ — ۰۰ |
| ۱۲۷- | پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد صاحب | 〃 〃 | ۵۰ — ۰۰ |
| ۱۲۸- | افتخار احمد صاحب | دھرم پورہ 〃 | ۱۰ — ۰۰ |
| ۱۲۹- | مبشر احمد صاحب | دہلی گیٹ 〃 | ۱۱ — ۰۰ |
| ۱۳۰- | بلا تفصیل جماعت احمدیہ | 〃 | ۲۵ — ۵۰ |
| ۱۳۱- | سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ دارالرحمت شرقی ربوہ | | ۸۲ — ۰۰ |
| ۱۳۲- | اہلیہ صاحبہ حکیم حفیظ الرحمٰن صاحب سنوری | 〃 | ۱۰ — ۰۰ |
| ۱۳۳- | حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ | 〃 | ۱۰ — ۰۰ |

# وعدہ کنندگان برائے خدمت

گیسٹ ہاؤس مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سلسلہ میں وعدہ کنندگان سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے وعدوں کی ادائیگی جلد از جلد کر کے ممنون فرمائیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

# ماہنامہ "انصار اللہ"

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان ماہنامہ انصار اللہ ایک بلند پایہ تربیتی اور علمی رسالہ ہے جسے ہر احمدی گھرانے میں موجود ہونا چاہیئے۔ یہ رسالہ چھوٹوں اور بڑوں کے لئے یکساں مفید ہے اس کا سالانہ چندہ صرف دس روپے مقرر ہے۔ براہِ کرم دس روپے بذریعہ منی آرڈر یا بنک ڈرافٹ مینیجر ماہنامہ انصار اللہ کے نام بھجوا کر ماہنامہ انصار اللہ کی خریداری قبول فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

جن خریداروں کا چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں یاد دہانی کے کارڈ بھجوائے جا رہے ہیں از راہِ کرم کوشش فرمائیں کہ جلد از جلد اپنا چندہ بھجوا دیں۔ چندہ نہ ملنے کی صورت میں اگلا شمارہ بذریعہ وی۔ پی ارسال خدمت ہوگا۔ خریداران ماہنامہ انصار اللہ سے درخواست ہے کہ ماہنامہ کے ساتھ تعاون فرمائیں۔ (مینیجر ماہنامہ انصار اللہ۔ ربوہ)

# پاکستان ملٹری اکیڈمی میں جونیئر کیڈٹس

ایسے میٹرک پاس امیدوار جن کی عمر ۳۰ ستمبر ۱۹۷۷ء کو ۱۵-۱۸ سال (سویلین) اور سروِنگ پرسنل کے لئے ۱۷-۲۰ سال ہو ان کو دو سالہ جونیئر کیڈٹس کی تعلیم مکمل کرنی ہوگی تاکہ ایف۔اے/ایف۔ایس سی کا امتحان پاس کر سکیں اور پھر P.M.A. لانگ کورس کر کے بی۔اے/بی۔ایس سی کی ڈگری حاصل کر سکیں۔ بعد ازاں آرمی میں کمیشن ملے گا۔ تحریری امتحان میٹرک لیول کا جون ۱۹۷۷ء میں ہوگا۔ درخواست فارم فارمیشن ہیڈ کوارٹرز / کورز سنٹرز۔ سٹیشن ہیڈ کوارٹرز۔ ریکروٹنگ آفس۔ ڈسٹرکٹ بورڈ آف سروسز اور Employment Exchanges سے حاصل کریں۔ (G.H.Q. P A3(B) میں درخواستیں ۳۱ مارچ ۱۹۷۷ء تک بھیجدیں۔ دیگر تفصیلات لوائے وقت یکم فروری ۱۹۷۷ء میں ملاحظہ ہوں۔

(ناظر تعلیم)

# مطالعہ کتب

ماہ تبلیغ / فروری میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "انفاخِ قدسیہ" مقرر ہے۔ قائدین سے درخواست ہے کہ وہ کتاب حاصل کر کے خدام سے مطالعہ کرائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

# درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم بشیر احمد احسن صاحب ہریا مرادوال ضلع گجرات لکھتے ہیں کہ ان کے والد محترم میاں سراج الدین صاحب چار سال سے بیمار چلے آ رہے ہیں اب بیماری شدت اختیار کر گئی ہے اور جسمانی کمزوری بہت زیادہ ہے۔

۲۔ مکرم عبدالحی صاحب آنرن مرچنٹ تاندلیانوالہ لکھتے ہیں کہ ان کے والد محترم ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ ہاتھ اور پاؤں بالکل کام نہیں کرتے۔

۳۔ محترمہ بشریٰ حمید صاحبہ سلطان پورہ لاہور لکھتی ہیں کہ ان کے والد محترم ملک عبدالحمید صاحب عارف ڈیڑھ سال سے بعارضہ فالج بیمار ہیں جسمانی کمزوری دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔

۴۔ محترم محمد صدیق صاحب چاہ میراں لاہور لکھتے ہیں کہ وہ عرصہ دو سال سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ اسی طرح ان کی دادی اماں بھی عرصہ چھ ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سب مریضوں کو کامل و عاجل شفاء عطا فرمائے۔ آمین۔

**قائدین و ناظمین مال یکم فروری ۱۹۷۷ء سے ۷ فروری ۱۹۷۷ء تک ہفتہ وصولی منانے کی رپورٹ مرکز کو بھی ضرور بھجوائیں۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# محترم ملک غلام فرید صاحب ایم۔اے کی وفات پر

## صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی قرارداد تعزیت

(نقل ریزولیوشن $\frac{\text{۱۱-غ م}}{\text{۲۳-۱-۷۷}}$)

"صدر انجمن احمدیہ کا یہ غیر معمولی اجلاس سلسلہ کے ممتاز خادم محترم ملک غلام فرید صاحب ایم۔اے کی رحلت پر اپنے دلی صدمہ کا اظہار کرتا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ محترم ملک صاحب موصوف نے اعلیٰ دنیوی تعلیم کے حصول کے بعد خلافتِ ثانیہ کے ابتدائی ایام میں اپنے آپ کو سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف کیا اور تادمِ وفات وہ وقف کے اس عہد کو پورے اخلاص کے ساتھ نبھاتے رہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیرِ ہدایت انہیں مختلف اوقات میں جرمنی اور انگلستان میں بطور مبلغ اسلام، قادیان میں رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی کے ایڈیٹر، تعلیم الاسلام کالج کمیٹی کے سیکرٹری اور بعد ازاں ترجمۃ القرآن انگریزی کے بورڈ کے رکن کی حیثیت سے سلسلہ اور علوم قرآنیہ کی نمایاں خدمت کی توفیق ملی۔

صدر انجمن ان کی شاندار خدمات کو ریکارڈ کرتے ہوئے ان کی بلندیٔ درجات کیلئے دعاگو ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے قرب میں جگہ دے اور ان کے جملہ متعلقین کا حافظ و ناصر ہو۔"

(محمد دین صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

## قائدین خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ اور قائدین اضلاع خدام الاحمدیہ سے التماس ہے کہ اگر آپ نے ابھی تک اپنی مجلس کے جملہ اطفال کی مکمل فہرست تجنید مرکز میں نہیں بھجوائی تو براہ مہربانی فہرست تجنید جلد مرکز میں بھجوا دیں۔

فہرست تجنید کے فارم پُر کروانے کے لئے بھجوائے جا چکے ہیں امید ہے آپ کو مل گئے ہوں گے۔ اگر یہ فارم نہ ملے ہوں تو فوری طور پر اطلاع دیں تا دوبارہ فارم بھجوائے جا سکیں۔ یا مندرجہ ذیل خاکہ کے تحت فہرست تجنید مکمل کر کے بھجوا دیں۔

نمبر شمار ۔ مجلس ۔ ضلع ۔ نام طفل ۔ ولدیت ۔ تاریخ پیدائش ۔ صفِ اوّل ۔ صفِ دوم ۔ تعلیم ۔

(سیکرٹری تجنید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

## تقریب شادی

بتاریخ ۳ فروری ۱۹۷۷ء بروز جمعرات مکرم نسیم مہدی صاحب شاہد واقفِ زندگی ابن محترم مولانا احمد خان صاحب نسیم مرحوم کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ ان کا نکاح ۱۵ر جولائی ۱۹۷۶ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترمہ فیضیہ عزیز صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب بھامڑی (محتسب) کے ہمراہ آٹھ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا تھا۔

تقریب رخصتانہ ۳ر فروری کو بعد نماز عصر محترم چوہدری عبدالعزیز صاحب کے مکان پر منعقد ہوئی جس میں دیگر بزرگانِ سلسلہ و احباب جماعت کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ازراہِ شفقت شمولیت فرمائی۔

اس تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا جو کہ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے کی۔ بعد ازاں مکرم منصور احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیہ چیدہ اشعار پڑھ کر سنائے۔ جس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعی دعا کرائی۔

۵ر فروری کی دوپہر کو محترم مولانا احمد خان صاحب نسیم مرحوم کے مکان واقع محلہ دارالرحمت وسطی پر مکرم نسیم مہدی صاحب کی دعوتِ ولیمہ ہوئی جس میں کثیر تعداد میں احباب و بزرگانِ سلسلہ شامل ہوئے۔ دعوت کے اختتام پر حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ نے اجتماعی دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور اسے مثمر بہ ثمراتِ حسنہ کرے۔ آمین۔

# سالانہ مرکزی تربیتی و تعلیمی کلاس ۱۳۵۶ہش ۱۹۷۷ء

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام امسال مرکزی تربیتی کلاس مورخہ ۱۵ر تا ۲۸ر شہادت/اپریل ۱۹۷۷ء منعقد ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔ تمام جماعتوں اور مجالس کی نمائندگی ضروری ہے۔ قائدین کرام سے گزارش ہے کہ نمائندگان نامزد کر کے جلد مطلع فرمائیں۔

(ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس)

## کل ربوہ مقابلہ حُسنِ قراءت

الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ کے زیرِ اہتمام "کل ربوہ مقابلہ حُسنِ قراءت" ۱۹ر فروری بروز ہفتہ چار بجے شام جامعہ احمدیہ ہال میں منعقد ہوگا۔ اس مقابلہ کے قواعد حسب ذیل ہوں گے۔

ا۔ مقابلہ کا معیار ایک ہوگا۔

ب۔ امسال مقابلہ کے لئے سورۃ "کہف" کا آخری رکوع مقرر کیا گیا ہے۔

ج۔ قرآن کریم سے دیکھ کر پڑھنے کی اجازت نہ ہوگی۔

د۔ اوّل، دوم، سوم کے علاوہ ایک انعام حوصلہ افزائی کا بھی دیا جائے گا۔

احباب سے زیادہ سے زیادہ شمولیت کی درخواست ہے۔ جو احباب حصہ لینا چاہیں وہ اپنا نام دفتر الجمعیۃ جامعہ احمدیہ میں ۱۵ر فروری تک پہنچا دیں۔

(الامین الجمعیۃ العلمیہ بالجامعۃ الاحمدیۃ)

## اعلانِ نکاح

میرے بیٹے مرزا محمد افضل مربی سلسلہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ امۃ الکبیر شاہدہ بنت مکرم محمد یوسف صاحب گجراتی درویش قادیان محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے ۲۷ر دسمبر ۱۹۷۶ء کو بر موقع جلسہ سالانہ قادیان پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔ (مرزا محمد اسماعیل آف چمن حال حیدر آباد سندھ)

## دُعائے مغفرت

ہمارے نانا جان محترم بابو محمد بخش صاحب انبالوی سابق مینیجر ضیاء الاسلام پریس ربوہ ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۴ر فروری ۱۹۷۷ء کو رات دس بجے بعمر ۸۲ سال اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

اگلے روز مکرم محترم جناب مولانا ابو العطاء صاحب نے بعد نماز ظہر نمازِ جنازہ مسجد مبارک کے احاطہ میں پڑھائی۔ موصی ہونے کی وجہ سے تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا ابو العطاء صاحب نے ہی دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات کو بلند کرے اور اپنے فضل سے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

(اے۔ جی قیصر ۱۸/۲۵ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ)

## درخواست دُعا

مکرم سید محمد احمد صاحب حیدر آباد سندھ میں عرصہ تین ماہ سے بیمار ہیں۔ اب ان کی بیماری پیچیدگی اختیار کر گئی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ مکرم سید صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

محمد اشرف ناصر شاہد
مربی سلسلہ احمدیہ
حیدر آباد

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴